حکمتِ سیّد مودودیؒ

(ادارہ)

اصلاحِ معاشرہ سے اگر آپ کی مراد معاشرے کو اسلامی نظامِ زندگی قائم کرنے کے لیے تیار کرنا ہے تو ووٹر کو صحیح انتخابات کے لیے تیار کرنا اس دائرۂ عمل سے خارج کیسے ہو سکتا ہے؟ اور یہ کام کیسے بغیر کس طرح ممکن ہے کہ آپ کا معاشرہ کبھی فاسد قیادتوں کو ہٹا کر کوئی صالح قیادت برپا کرنے کے قابل ہو سکے؟ آپ کو اس کے لیے ووٹر کی اخلاقی قدریں بدلنی ہوں گی، اسے اسلامی نظام سے روشناس کرانا ہوگا۔ اس میں اسلامی نظام کی طلب پیدا کرنی ہوگی۔ اس کو صالح اور غیر صالح کی تمیز دینی ہوگی۔ اس کو یہ احساس دلانا ہوگا کہ ملک کی بھلائی اور برائی کا ذمہ دار براہ راست وہ خود ہے۔ اس میں اتنی اخلاقی طاقت اور سمجھ بوجھ پیدا کرنی ہوگی کہ نہ دھن کے عوض اپنا ووٹ بیچے، نہ دھونس میں آکر اپنے ضمیر کے خلاف کسی کو ووٹ دے، نہ دھوکا دینے والوں کے دھوکے میں آئے، اور نہ دھاندلیوں سے بددل ہو کر گھر بیٹھ رہے۔ یہی کام تو ہم انتخابات میں حصہ لے کر کرنا چاہتے ہیں۔ کیا کوئی صاحبِ عقل آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ اصلاحِ معاشرہ کا کام نہیں ہے؟ اور کیا کسی دانشمند کا یہ خیال ہے کہ اپنے ملک کے ووٹروں کو اس حیثیت سے تیار کیے بغیر یہاں کبھی انقلابِ قیادت ہو سکے گا؟

(اقتباس از تحریکِ اسلامی کا آئندہ لائحہ عمل - ص ۲۱۱)